درود و سلام کے انوکھے فضائل

	حوالہ
اللہ تعالیٰ اور فرشتے ہر وقت ہر آن ہمیشہ ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں	احزاب ۵۶
ماں حوّا علیہا السلام کا مہر ۲۰ مرتبہ درود شریف ہے	مدارج النبوۃ
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو درود کی تاکید الٰہی	البدیع
درود و سلام کے بغیر ہر دعا معلق رہتی ہے۔	خلفاء راشدین
درود و سلام نیکیوں کا پلڑا جھکا دے گا۔	تفسیر قشیری
درود و سلام پلصراط پر مددگار ہوگا	طبرانی
درود و سلام سے دنیاوی آفات و بلیات بھی دور ہوتی ہیں	اقوال احوال تاریخ

[illegible] و سلام

مرتبہ : غلام نبی شاہ کا مطالعہ کیجئے۔

ہدیہ : 3=00

اقراء باسم ربک الذی خلق

اپنے رب کے نام سے پڑھیے



مکالمات اور تقریریں

مرتبہ

الحاج مولانا
غلام نبی شاہ
نقشبندی، قادری، مجددی
خطیب مسجد سنی پورہ کنگسوے سکندرآباد



فرمائش
عالیجناب الحاج جالتہ محمد ابراھیم صاحب
سکندرآباد

المشتہر
مجلس انتظامی مسجد سنی پورہ
کنگسوے سکندرآباد - ۵۰۰۰۰۳



کا



عبدالمنان : السلام وعلیکم   عبدالسبحان : وعلیکم السلام

عبدالمنان : مولانا ! ذرا ایمان کی تعریف تو بتلا دیجئے؟

عبدالسبحان : بابا عبدالمنان ! اللہ اور رسول کو ماننا اور اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئی ہوئی تمام چیزوں کو مانتے ہوئے زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنے کو ایمان کہتے ہیں۔

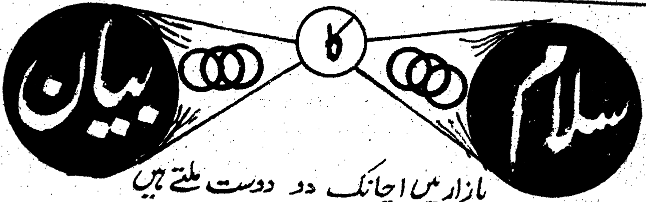
عبدالمنان : مولوی صاحب ! ایمان لانے کا طریقہ بھی بتا دیجئے؟

عبدالسبحان : ایمان لانے والا پہلے کفر و شرک سے توبہ کرلے اور کہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں پس اسی کو زبان سے اقرار کرتے ہوئے دل سے تصدیق کرنے کو ایمان لانا کہتے ہیں۔

عبدالمنان : حضرت ! کسی نے کہا کہ ایمان تازہ کرتے رہنا چاہیئے، وہ کیسے؟

عبدالسبحان : ہاں ہاں سنو ! جس طرح کپڑا میلا ہوتا ہے اسی طرح ایمان بھی ہوا کرتا ہے۔ پس ایمان کو تازہ کرنے کیلئے بار بار کلمہ طیب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے رہنا چاہیئے۔

عبدالمنان : اچھا خدا حافظ   عبدالسبحان : فی امان اللہ



بازار میں اچانک دو دوست ملتے ہیں

عبداللہ : میرے دوست ! عبدالغنی تم کیسے ہو اور آجکل کہاں ہو؟

عبدالغنی : ہاں بھائی ! اچھا ہوں لیکن آپ کو بات کرنے سے پہلے سلام کرنا چاہیئے چونکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ السلام قبل الکلام

عبداللہ : اوہو ! آپ تو بہت بڑے عالم بن گئے ہو حدیث بھی بیان کردیئے

عبدالغنی : نہیں نہیں میں عالم تو نہیں ہوں البتہ علماء کی خدمت کرتا رہا ہوں۔

عبداللہ : اچھا دوست میں سلام کرتا ہوں۔ السلام علیکم۔

عبدالغنی : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عبداللہ : مولوی صاحب ! سلام کرنے میں کسکو پہل کرنا چاہیئے ؟

عبدالغنی : آپ نے بہت اچھا سوال کیا۔ سلام کرنے میں چھوٹا بڑے کو کھڑا ہوا بیٹھے ہوئے کو، بیٹھا ہوا لیٹے ہوئے کو، سوار پیدل کو اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو سلام کرنے میں پہل کرنا چاہیئے۔

عبداللہ : شکریہ شکریہ آپ نے سلام کا پورا طریقہ سکھادیا۔

عبدالغنی : ہاں ہاں دین کی بات سیکھنے سکھانے سے دونوں کو ثواب ملتا ہے۔

عبداللہ : اچھا دوست خدا حافظ

عبدالغنی : فی امان اللہ۔

84
3-91







ابوالاثر : آداب عرض ہے جناب !

ابوالاعظم ! آداب ۔ بندگی اور گڈ مارننگ وغیرہ یہ سب لغویات کو چھوڑو اور اسلامی طریقے پر سلام اور مصافحہ کیا کرو۔

ابوالاثر : اچھا بھیا، اچھا، سلام کر لیں گے لیکن مصافحہ کیا ضروری ہے

ابوالاعظم : اجی بھائی جان ! مصافحہ کرنے سے ہم دونوں کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح خزاں کے موسم میں درختوں کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

ابوالاثر : الحمدللہ، ماشاء اللہ، بسم اللہ، آیئے ہاتھ سے ہاتھ ملا کر ہم اپنے سارے گناہوں سے نجات حاصل کریں۔

ابوالاعظم : بھیا ابوالاثر، پہلے سلام کریں اسکے بعد مصافحہ کریں۔ پھر اسکے بعد معانقہ بھی کرنا چاہیئے تاکہ ہاتھ سے ہاتھ اور دل سے دل ملکر اسلامی اخوت اور محبت تو خوب خوب مضبوط ہو جائے۔

ابوالاثر : عالی جناب ابوالاعظم صاحب میں آپ کا بے حد ممنون و مشکور رہوں۔

ابوالاعظم : خدا حافظ

ابوالاثر : فی امان اللہ ۔

نجاست کا بیان

عبدالرحیم شہری اور عبدالرحمٰن دیہاتی کی گفتگو

عبدالرحیم : اسلام علیکم ۔ عبدالرحمٰن : وعلیکم السلام

عبدالرحمٰن : مولانا عبدالرحیم صاحب براہ کرم نجاست کی تفصیل بتا دیجئے۔

عبدالرحیم : عبدالرحمٰن صاحب نجاست کی دو قسم ہے نجاست غلیظ اور نجاست خفیف۔ نجاست غلیظ یعنی پاخانہ۔ گوبر وغیرہ اور نجاست خفیف یعنی پیشاب وغیرہ۔ لباس یا جسم پر گاڑھی نجاست ۴½ ماشہ اور پتلی نجاست ایک روپیہ کے پھیلاؤ تک معاف ہے نماز ادا ہو جائے گی۔ مگر مکروہ ہوگی۔

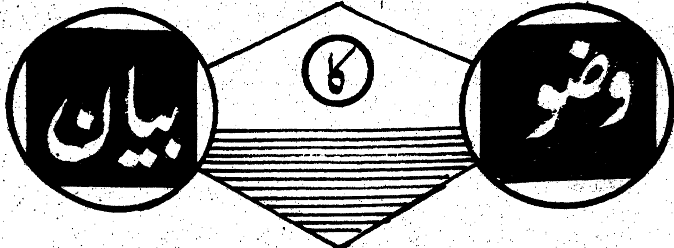
عبدالرحمٰن : اچھا مولوی صاحب ۔ وضو اور غسل کیا ہے ؟

عبدالرحیم : وضو یا غسل نجاستِ حکمی سے پاکی حاصل کرنے کیلئے کیا جاتا ہے نجاست حکمی کی بھی دو قسم ہے حدثِ اصغر ۲۔ حدثِ اکبر وضو سے حدث اصغر اور غسل سے حدث اکبر دور ہو جاتا ہے

عبدالرحمٰن : اگر شیر خوار بچہ اپنی ماں وغیرہ کے لباس پر پیشاب کر دے تو اسکو کس طرح پاک کیا جائے ؟

عبدالرحیم : اگر بچہ کی غذا دودھ ہی ہے تو بچے کے پیشاب پر صرف پانی چھڑک دیں تو پاک ہو جائیگا ورنہ پوری طرح دھونا پڑے گا۔

عبدالرحمٰن : شکریہ خدا حافظ عبدالرحیم : فی امان اللہ



محمد جمال اور محمد کمال کی بات چیت

محمد جمال : السلام علیکم ۔ محمد کمال : وعلیکم السلام

محمد جمال : مولوی صاحب کچھ وضو کے متعلق بتلائیے ؟

محمد کمال : جمال میاں ! وضو کیلئے پانی، رنگ سے، مزے سے اور بو سے پاک ہونا چاہیئے ۔

محمد جمال : وضو کے لئے کم از کم کتنا پانی چاہیئے ؟

محمد کمال : وضو کیلئے کم از کم پاؤ لیٹر پانی ہونا چاہیئے ۔

محمد جمال : حضرت ! وضو میں فرض اور سنت کتنے ہیں ؟

محمد کمال : وضو میں ۴ فرض ۱۳ سنت اور ۹ مستحب ہیں ۔

محمد جمال : جناب عالی ذرا وضو کا طریقہ سکھا دیجئے ۔

محمد کمال : وضو کی نیت کر کے ۳ مرتبہ گٹوں سمت ہاتھ دھولیں ۳ مرتبہ کلی کریں ۳ مرتبہ ناک میں پانی ڈالکر دھولیں ۔ پورا چہرہ کہنیوں سمت ہاتھ تین تین دفعہ دھولیں ۔ سر، کانوں اور گردن کا مسح کریں ۔ پھر آخر میں ٹخنوں سمت تین مرتبہ پیر دھولیں پس وضو پورا ہوگیا ۔

خدا حافظ ۔ فی امان اللہ ۔

غسل کا بیان

علی بیگ : السلام علیکم نصیر بیگ : وعلیکم السلام

علی بیگ : جناب غسل کتنے قسم کا ہوتا ہے ؟

نصیر بیگ : مرزا صاحب غسل کے کئی اقسام ہیں مثلاً جمعہ۔ عیدین احرام۔ احتلام۔ جنابت اور حیض و نفاس وغیرہ۔

علی بیگ : کیا غسل میں بھی فرض اور سنتیں ہیں ؟

نصیر بیگ : ہاں غسل میں ۳ فرض ہیں پہلا ناک میں پانی ڈالکر دھونا دوسرا غرارہ کرنا تیسرا سارے جسم پر ایسا پانی بہانا کہ بال برابر جگہ خشک نہ رہے اور غسل میں (۵) سنتیں ہیں۔

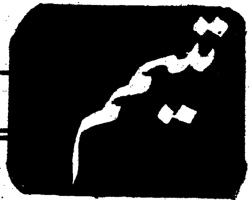
۱۔ پہنچوں تک ہاتھ دھونا ۲۔ جسم کی نجاست دور کرنا ۳۔ شرمگاہ دھونا ۴۔ وضو کرنا ۵۔ تمام جسم پر تین دفعہ پانی بہانا۔

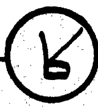
علی بیگ : بعض لوگوں نے پوچھا کہ حرام بازی کا غسل کیسے اُتارنا چاہیئے؟

نصیر بیگ : توبہ توبہ استغفراللہ! خبردار! یاد رکھو حرام بازی کا غسل دوزخ کے گرم گرم اور کھولتے ہوئے پانی سے ہی تا ابد اُتریگا۔

علی بیگ : معاف فرمانا گستاخی ہوئی۔ خدا حافظ۔ فی امان اللہ

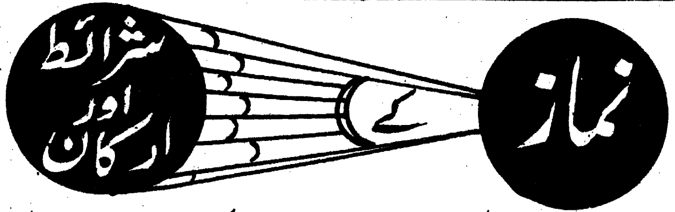
تفصیلات کیلئے "شریعت محمدیؐ" ضرور پڑھیئے۔





بیان

حسین بھائی : بھائی محسن ! یہہ تیمم کیا چیز ہے ؟
محسن بھائی : حسین صاحب ! مجبوری یا بیماری میں وضو اور غسل کے بجائے تیمم سے پاکی حاصل کیجاتی ہے.
حسین خان : ذرا ہم کو تیمم کرنے کا طریقہ بتا دیجئے.
محسن خان : ناپاکی سے نکلنے کی نیت کرنا اسکے بعد پاک مٹی یا دیوار پر دونوں ہاتھ مار کر سارے چہرے پر مسح کریں. پھر دوسری دفعہ ہاتھ مار کر کہنیوں سمت دونوں ہاتھوں کا مسح کریں.
پس تیمم ہوگیا.
حسین خان : کیا وضو کی طرح تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے ؟
محسن خان : ہاں ہاں جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے اُن سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے البتہ بیماری جاتی رہے یا پانی مل جائے تو بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے اور جن چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے اُن سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے.
ایک بات خوب خوب یاد رکھو کہ تیمم، وضو اور غسل کا قائم مقام ہے اور غسل کا تیمم اُس وقت تک رہتا ہے جب تک کہ دوبارہ غسل واجب نہ ہوجائے۔ حسین خان : بہت بہت شکریہ :
محسن خان : شکریہ نہ کہو بلکہ جزاک اللہ خیراً کہو۔



س : السلام علیکم ۔ ج : وعلیکم السلام

س: جناب عالی! مجھے نماز کے بنیادی احکام سکھا دیجئے ؟

ج : ضرور، ضرور، سکھاؤں گا چونکہ دین کی باتیں سیکھنے سکھانے سے ہر دو کو اجر عظیم ملتا ہے۔ سنو بھائی سنو!

نماز شروع کرنے سے پہلے سات شرطیں ہیں : ۱۔ بدن کا پاک ہونا ۲۔ لباس کا پاک ہونا ۳۔ جگہ کا پاک ہونا ۴۔ ستر ڈھاکنا۔ ۵ کعبہ کی طرف رخ ہونا ۶ نماز کا وقت ہونا اور ۷ نیت کرنا ان سات شرائط کے بغیر نماز شروع ہی نہیں کر سکتے۔

اسی طرح نماز کے اندر سات ارکان ہیں۔ تکبیر تحریمہ کہنا قیام کرنا۔ قرآن پڑھنا۔ رکوع کرنا۔ سجدہ کرنا۔ قعدہ کرنا اور ارادے سے سلام پھیر دینا۔ ان سات ارکان میں سے ایک بھی چھوٹ جائے تو نماز ادا نہ ہو گی۔

س : عالی جناب کا بہت بہت شکریہ! جزاک اللہ خیراً

ج : بھائی صاحب! میں آپ کا شکر گذار ہوں چونکہ آپ کو سکھانے کی وجہ مجھے بہت بڑا اجر نصیب ہو گیا۔

خدا حافظ ۔ فی امان اللہ

سجدہ سہو کا بیان

رفعت اللہ: مولوی صاحب! نماز میں اگر کچھ بھول ہو جائے تو کیا کرنا چاہیئے؟

نعمت اللہ: رفعت بابا! نماز کے فرائض میں غلطی ہو جائے تو پھر سے نماز دھرانا پڑے گا البتہ واجبات نماز میں گڑبڑ ہو جائے تو سجدہ سہو کریں۔

رفعت اللہ: حضرت! واجبات نماز کی تفصیل بتا دیجئے؟

نعمت اللہ: نماز میں ۱۴ واجبات ہیں۔ سورہ فاتحہ پڑھنا۔ ضم سورہ پڑھنا فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت کرنا۔ ارکانِ نماز کی ترتیب قائم رکھنا قومہ کرنا۔ جلسہ کرنا۔ قعدہ اولی کرنا۔ تشہد پڑھنا۔ سلام پھیرنا۔ وتر میں تیسری تکبیر کہنا۔ دعائے قنوت پڑھنا۔ ہر رکن کو بقدر سبحٰن اللہ ٹھہر کر ادا کرنا۔ فجر۔ مغرب۔ عشاء جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں جہر کے ساتھ قراءت کرنا۔ اور ظہر عصر اور نمازِ جنازہ میں مخفی قراءت کرنا عیدین میں زائد چھ تکبیرات کہنا۔

رفعت اللہ: اچھا مولوی صاحب! سجدہ سہو کیسی غلطی پر کرنا چاہیئے؟

نعمت اللہ: ترک واجب۔ تکرار واجب۔ تاخیر واجب اور تغیر واجب کی صورت میں سجدہ سہو لازم ہوتا ہے۔

نماز کے آخر میں صرف تشہد پڑھ کر سیدھے طرف سلام پھیر دیں اور پھر سے دو سجدے کرکے تشہد درود وغیرہ پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

نماز جنازہ کا بیان

فاروق علی : السلام علیکم فدا علی : وعلیکم السلام

فاروق علی : کیا میں آپ سے نماز جنازہ کا طریقہ پوچھ سکتا ہوں؟

فدا علی : ہاں ہاں سنیئے نماز جنازہ بہت آسان ہے۔ میت کے ولی سے اجازت لیکر میت کے سینے کے محاذی کھڑے ہو جائیں اور نیت کر کے تکبیر تحریمہ کہکر ہاتھ باندھ لیں ثناء تعوذ اور تسمیہ پڑھیں پھر دوسری تکبیر کہکر درود ابراہیم پڑھیں۔ اور تیسری تکبیر کہہ کر میت کی مقررہ دعا پڑھیں پھر چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیر دیں۔ پس نماز جنازہ ادا ہو چکی۔

فاروق علی : نماز جنازہ کے کوئی خاص مسائل ہوں تو بھی بتلا دیجئے۔

فدا علی : ہاں ہاں! سن لو! بالغ میت عورت ہو یا مرد ایک ہی دعا ہے۔ البتہ نابالغ لڑکے اور نابالغ لڑکی کی الگ الگ دعائیں ہیں۔

خاص مسئلہ جن نمازوں کا بدل نہیں ہے اُن نمازوں کیلئے پانی موجود رہنے کے باوجود تیمم کر کے نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مثلاً نماز جنازہ۔ جمعہ اور عیدین وغیرہ

فاروق علی : خدا حافظ فدا علی : فی امان اللہ

قبر میں

سوال وجواب

ساجد : السلام علیکم ماجد : وعلیکم السلام

ساجد : حضرت ماجد خاں صاحب ! مرنے کے بعد کیا ہوگا ؟

ماجد : مرنے کے بعد قبر میں ۳ سوالات ہوں گے۔

ساجد : ۳ سوالات کون کریں گے اور کیا کیا سوال ہوگا۔

ماجد : مرنے کے بعد دفن کرتے ہی یا جس حالت میں بھی ہوں منکر نکیر پوچھیں گے۔ تیرا رب کون ہے ؟ تیرا دین کیا ہے؟ یہ حضرت کون ہیں؟ مومن صحیح صحیح جواب دے گا اور کافر مبہوت ہوجائیگا۔

ساجد : مومن اور کافر کے کیا کیا جوابات ہوں گے ؟

ماجد : مومن بڑی خوشی خوشی کہیگا میرا رب اللہ ہے۔ میرا دین اسلام ہے۔ اور یہ حضرت محمد رسول اللہ ہیں اور کافر پراگندہ ہوکر کہیگا ہائے ہائے میں کچھ نہیں جانتا !

پس مومن کیلئے جنت کی اور کافر کیلئے دوزخ کی کھڑکیاں کھل جائیں گی۔







عظمت علی : السلام علیکم   کرامت علی : وعلیکم السلام

عظمت علی : بھیاء اس زمانہ کے بچے ماں باپ کا ادب ہی نہیں کرتے

کرامت علی : ہاں ہاں ! انکو خدا اور رسول کا حکم سنانا چاہیئے.

عظمت علی : خدا اور رسول کا کیا حکم ہے ؟

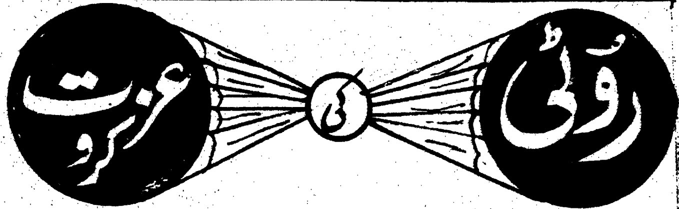
کرامت علی : قرآن میں ہے کہ ماں باپ کو اُف تک نہ کہو! اور حدیث ہے ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے اور باپ جنت کے بیچ کا دروازہ ہے.

عظمت علی : آپ نے تو ماں باپ کی عظمت دکھادی لیکن اُن کی نافرمانی پر کیا ہوگا ؟

کرامت علی : ماں باپ کے فرمانبردار بچوں کو دین و دنیا میں سرخرو اور سرفراز کیا جاتا ہے اور ماں باپ کی نافرمانی پر ذلیل و رسوا کر دیا جاتا ہے . قرآن میں ہے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا خطاب عطا فرمایا اور کنعان کو طوفان میں غرق کر دیا . مختصر سن لو ! ؎

جو ماں باپ کو دے گالی قبر اسکی بنے کالی
عذابوں سے نہ ہو خالی بہشت ماں کے قدم نیچے

خدا حافظ   فی امان اللہ



محمود علی: السلام علیکم۔ حامد علی: وعلیکم السلام
محمود علی: بھیا! لوگ کہتے ہیں، روٹی کی عزت کرو۔ روٹی کی عزت کرو کیا یہ صحیح ہے؟
حامد علی: ہاں ہاں! یہ لوگوں کا کہنا نہیں ہے بلکہ حدیث شریف ہے۔
محمود علی: کیا مجھے حوالہ بتلا دیں گے کہ یہ کونسی حدیث ہے؟
حامد علی: یہ تو بالکل معتبر حدیث ہے آپ سن لیجئے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکرم الخبز: یعنی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ روٹی کی عزت کرو۔ (حاکم)
محمود علی: جناب عالی روٹی کی عزت کیسے کرنا چاہیئے؟
حامد علی: محمود صاحب! روٹی کو حلال طریقے سے کمائیں۔ اور سنت رسول اللہ کے طریقے سے کھائیں۔ اور اس روٹی سے جو طاقت آتی ہے اسکو اللہ و رسول کی فرمانبرداری میں صرف کریں۔ اور اس روٹی سے جو انسانی جوہر تیار ہوتا ہے اس کو حلال مقام پر محفوظ کریں۔

پس یہی روٹی کی صحیح عزت کرنا ہے

دنیا کی حقیقت

کریم اللہ : السلام علیکم رحیم اللہ : وعلیکم السلام

کریم اللہ. حضرت ! ہماری اپنی دنیا کی تعریف فرمائیے.

رحیم اللہ: دنیا شیطان کی دوکان ہے۔ دنیا مکاری دغابازی کا بازار ہے۔ دنیا دھوکہ کی ٹٹی ہے اور کیا کہوں دنیا مردار ہے۔ اسکے طلب کرنیوالے کتے ہیں۔

کریم اللہ: ارے ارے ! ہماری اپنی چمکتی دمکتی رنگا رنگ دنیا کو مردار کہتے ہو ! یہ تو تم نے غضب کر دیا۔

رحیم اللہ: ہاں ہاں ! اس تعلق سے حدیث شریف ہے۔ کان کھول کر سن لو الدنیا جیفۃٌ وَطالبُھا کلاب۔ یعنی دنیا مردار ہے اور اسکے طلب کرنے والے کتے ہیں۔ اب تو سمجھ لئے۔

کریم اللہ: پھر ہمکو اس خطرناک دنیا میں کس طرح رہنا چاہیئے؟

رحیم اللہ: اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی فرمانبرداری کرتے ہوئے رہنا چاہیئے. جیسا کہ مولانا روم نے فرمایا ؎

زندگی آمد برائے بندگی ؎ زندگی بے بندگی شرمندگی

خدا حافظ فی امان اللہ

اتفاق کا بیان



اکبر علی : السلام علیکم ناصر علی : وعلیکم السلام

اکبر علی : لوگ اتحاد و اتفاق کی بڑی اہمیت جتلاتے ہیں۔

ناصر علی : بے شک اتحاد بین المسلمین فرض ہے اور اسلام کی درج ہے

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک

ایک ہی سب کا نبی دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک (اقبال)

اکبر علی : اتفاق اتحاد بڑی اچھی چیز ہے لیکن آج کا مسلمان پھوٹ کا شکار ہے۔

ناصر علی : ہاں ہاں ہمارے اپنے نفاق کی وجہ سے ہی ہمارے کانوں میں ہمارے لٹنے پٹنے اور کٹنے کی خبریں گونج رہی ہیں پس ہم پر فرض ہے کہ ہم سب متحد و متفق ہو جائیں۔ ورنہ خطرے کی گھنٹی بج رہی ہے ؎

ذرا دیکھ اسکو جو کچھ ہو رہا ہے ہونیوالا ہے
تیری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں
نہ سمجھوگے تو مٹ جاؤگے اے ہندوستان والو
تمہاری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں (اقبالؔ)

دعوتِ عمل

نحمدہٗ و نصلی علیٰ نبی الکریم

برادران اسلام! وقت کا دھارا زمانہ کو بڑی تیزی کے ساتھ بدل رہا ہے۔ دنیا کے حالات ہر روز نئی نئی کروٹ لے رہے ہیں۔ خدارا! غفلت کے پردوں کو چاک کر ڈالو! اور زمانہ کے حالات کو غور سے دیکھو۔ اور اپنا اپنا حال اچھی طرح دیکھ لو۔

پدرم سلطان بود! یعنی ہمارے باپ دادا بادشاہ تھے۔ ہمارے باپ دادا بہت بڑے سورما تھے

کہہ کر کہنے سے کام نہیں چل سکتا۔ بلکہ آج کا زمانہ ہم مسلمانوں کو للکار رہا ہے!

اے مسلمانوں! تیرے باپ دادا اللہ کے شیر تھے، اللہ کی تلوار تھے۔ بلکہ زمانے کو زیر و زبر کرنیوالے تھے لیکن تو کیا ہے؟! اسی لئے حضرت اقبال نے فرمایا ؎

صفحۂ دہر سے باطل کو مٹایا کس نے ؟ نوعِ انساں کو غلامی سے چھڑایا کس نے
تو ہی کہدے کہ اکھاڑا درِ خیبر کس نے ؟ کاٹ کر رکھدے کفار کے لشکر کس نے
صفحۂ دہر سے باطل کو مٹایا کس نے ؟ نوعِ انسان کو غلامی سے چھڑایا کس نے
تھے وہ آبا ہی تمہارے مگر اب تم کیا ہو ؟ ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظرِ فردا ہو

برادرانِ ملت ! یہ دنیا دار العمل ہے یہاں صرف قول سے کام چلنے والا نہیں ہے۔ قول عمل کے لئے ہی ہے اور عمل اخلاص کے ساتھ مسلسل ہونا چاہیئے جیسا کہ کہا گیا ہے ؎

یقین محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہادِ زندگانی میں ہے یہ مردوں کی شمشیریں

مسلمانو اُٹھو ! اخلاص کے ساتھ اُٹھو !!

عمل اور دعوتِ عمل کیلئے کمرِ ہمت باندھ لو !
صدیقِ اکبر کی صداقت لیکر اُٹھو !
فاروق اعظم کی عدالت لیکر اُٹھو !
عثمان غنی کی سخاوت لیکر اُٹھو !
شیرِ خدا کی شجاعت لیکر اُٹھو !
اور سارے زمانے میں اسلام کی روشنی پھیلادو ! ؎

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دھر میں اسمِ محمد سے اُجالا کردے

مسلمانو ! اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت غلامانِ رسول کا انتظار کررہی ہے ؎

سبق پڑھ پھر صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

خدا حافظ

خوفِ الٰہی

نحمدہٗ ونصلی علیٰ نبی الکریمؐ

امابعد! فقد قال اللّٰہ تعالیٰ فی القرآن العظیم ۝ الاانّ اولیآءَ اللّٰہ لاخوفٌ علیھم ولاھم یحزنون ۝

برادران اسلام! قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہا ہے خبردار! اولیآءُ اللہ کو نہ ڈر ہوتا اور نہ ہی اُن کو کوئی ملال ہوتا ہے پس وہ دنیا کی کسی چیز سے کبھی نہیں ڈرتے اور ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے کبھی نہ ڈرے۔ چونکہ جب بندہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے لگتا ہے تو دنیا کی تمام چیزیں اُس سے ڈرنے لگتی ہیں۔ جیسا کہ ایک اللہ والے کا واقعہ ہے۔

ایک اللہ کے ولی زندے ناگ سانپ کا ہنٹر بنا کر پہاڑی بچھو کو لگام بنا کر جنگلی شیر پر سوار ہو کر ایک گاؤں میں تشریف لے گئے اور بلند آواز سے کہنے لگے۔

لا حاکم الا اللّٰہ ۔ لا قادر الا اللّٰہ ۔ لا رازق الا اللّٰہ

لا موجود الا اللّٰہ ۔ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

گاؤں کے لوگ یہ ہیبتناک منظر دیکھ کر چیختے چلاتے جنگل کی طرف بھاگنے لگے۔ وہ اللہ والے بزرگ نے لوگوں کو پکار پکار کر جمع کیا اور سب کے سامنے کڑک کر فرمایا۔

اے لوگو! کیوں حیران ہو! اے لوگو! کیوں پریشان ہو خبردار ہو کر سن لو میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں یہ سانپ مجھ سے ڈرتا ہے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں یہ بچھو مجھ سے ڈرتا ہے اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو!

اسکی عبادت کرو۔ دین و دنیا میں کامیاب ہو جاؤ گے

پس وہ اللہ والے سارے گاؤں والوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اسکی عبادت کرنیکی ہدایت دیتے ہوئے پھر سے جنگل کی طرف۔ یہ کہتے ہوئے چلے گئے۔

لا حاکم الا اللہ

لا قادر الا اللہ

لا رازق الا اللہ

لا موجود الا اللہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

خدا حافظ

انسان کا مقصدِ حیات

نحمدہٗ ونصلی علیٰ نبی الکریمؐ

برادرانِ ملت ! اللہ تعالیٰ کی ساری کائنات کا ذرہ ذرہ ہر لحظہ ہر آنِ انسان پر قربان ہو رہا ہے ہماری اس پُر بہار اور رنگا رنگ دنیا پر ایک نظر ڈالو تو معلوم ہوگا کہ۔ سورج کی روشنی چاند کا نور۔ تاروں کی چمک۔ بجلی کی کڑک بادل کی گرج۔ بارش کا برسنا چشموں کا ابلنا۔ جھیلوں کا جھرنا۔ آبشار کا گرنا۔ دریا کا بہنا، پہاڑوں کی بلندی، میدانوں کی پستی باغوں کی بہار پودوں کا نکھار، پھولوں کی مہک، پرندوں کی چہک، میووں کی مٹھاس لیموں کی کھٹاس، کلیوں کا چٹخنا اور مور کا مٹکنا زمین و آسمان کی ساری رنگینیوں کے علاوہ ترکاری، بھاجی، اناج، پانی۔ پھل پھلاری چرندوں کا دودھ پرندوں کے انڈے اور گوشت وغیرہ کس کا نوالہ بن رہا ہے لاکھوں ٹن غلہ کون ہضم کر رہا ہے۔

الغرض سمندر کی مچھلیوں سے لیکر آسمان کے ستاروں سیاروں تک ساری چیزیں انسان کیلئے ہی پیدا کی گئی ہیں اور انسان پر ہی قربان ہو رہی ہیں۔

وَاللہ! میرے بیان پر قرآن شہادت دے رہا ہے۔

هو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ۝

عزیزانِ اسلام! قرآن کریم کی آیت کا یہ صاف صاف مطلب ہے کہ ساری کائنات کا ذرہ ذرہ انسان کیلئے ہی پیدا کیا گیا ہے اور انسان پر ہی قربان ہو رہا ہے۔ اور انسان کس کے لئے پیدا ہوا ہے اور کس پر قربان ہونا چاہیئے۔

کیا انسان کھیل کود کیلئے پیدا کیا گیا ہے؟

کیا انسان ملک و مال کے لئے پیدا ہوا ہے؟

کیا انسان زن زر یا زمین پر قربان ہونے کیلئے پیدا ہوا ہے۔

نہیں نہیں ہرگز نہیں!!

بلکہ انسان اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی فرمانبرداری کیلئے ہی پیدا کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ خود فرما رہا ہے۔

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ۝

یعنی اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔ انسان کو صرف ہماری عبادت اور فرمانبرداری کیلئے ہی پیدا کیا گیا ہے اسی لئے مولانا روم نے فرمایا ہے ؎

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا وسیلہ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ نبی الکریم ط اما بعد!

فقد قال اللہ تعالیٰ فی القرآن العلم یا ایھا الذین امنوا وابتغوا الیہ الوسیلہ ہ

مل نہیں سکتا خدا انکا وسیلہ چھوڑ کر
کیسے چڑھ سکتے ہو چھت پر چھت کا زینہ چھوڑ کر

برادرانِ اسلام:

ابوالبشر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے جنت میں ایک بھول ہوگئی تھی جس کی وجہ سے آپ کو جنت سے نکالکر زمین پر چھوڑ دیا گیا۔ پس زمین پر آتے ہی آپ نے اپنی بھول کو یاد کر کے رات دن رو رو کر توبہ کرتے رہے یہاں تک کہ ۳۰۰ سال گذر گئے۔

ایک روز حضرت آدم علیہ السلام نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ لیکر توبہ کی کہ اے اللہ! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ

ہیں میری بھول کو معاف کر دے۔ پس اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش آگیا اور آپ کی بھول فوراً معاف ہو گئی۔

اسی طرح انبیاء علیہم السلام اور اُن کی اُمتیں بھی بڑی بڑی آفات و بلیات اور جنگوں میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وسیلہ لیکر دعائیں کرتے اور بامراد ہو جاتے۔

امہات المومنین خلفائے راشدین صحابہ و صحابیات اور ائمہ نے بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وسیلہ لیا۔ اسی لئے حضرت امام بخاری پکار اُٹھتے ہیں۔

وسیلتنا الی اللہ محمد رسول اللہ

برادرانِ اسلام!

محدثین نے اعلان کر دیا کہ

میدانِ قیامت میں تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ السلام کے علاوہ سارے اہل محشر کافر مشرک مسلم و مومن وغیرہ بھی آپ کا وسیلہ لینے کیلئے دوڑ پڑیں گے اور آپ سب کو سہارا دیں گے جس سے آشکارہ ہو گیا کہ

مل نہیں سکتا خدا اُنکا وسیلہ چھوڑ کر
کیسے چڑھ سکتے ہو چھت پر چھت کا زینہ چھوڑ کر



ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



نحمدہٗ ونصلی علی نبی الکریم

برادرانِ اسلام!

۱۰ سنہ ہجری میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر ہزارہا صحابہ کرام کی موجودگی میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے موئے مبارک اپنے جانثار صحابہ میں تقسیم کروادئے جنکی صحابہ کرام اور امہات المومنین بڑی تعظیم وتکریم کیا کرتے تھے۔ اور آج بھی زمین کے چپہ چپہ میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک موجود ہیں جن سے رحمت وبرکت کے چشمے ابل رہے ہیں۔

برادران ملت: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا مشہور واقعہ ہے آپ اپنا لشکر لیکر جس طرف جاتے کامیابی وکامرانی آپ کے قدم چومتی تھی آپ کی فتح ونصرت کا بھی یہی راز تھا کہ آپ کے جہاد کی ٹوپی میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک موجود تھے۔

ایک جہاد کا واقعہ ہے کہ آپ کو جہاد کے دوران کچھ سپاہی

محسوس ہونے لگی۔ یکایک موئے مبارک کا خیال آیا کہ وہ گھر میں بھول کر آگئے لہٰذا آپ میدانِ جہاد سے فوراً گھر واپس ہوئے اور موئے مبارک لیکر جنگ میں پہنچے۔ عشق و محبتِ رسول میں ڈوب کر ایسی بے جگری سے مقابلہ کیا کہ کفار و مشرکین کو کھیرے ککڑی کی طرح کاٹ کر ڈھیر کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو شاندار فتح عطا فرمائی

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی آثارِ مبارک کو نجات کا ذریعہ جانتے تھے اسی لئے اُن کی وصیت کے مطابق آپ کو آثارِ مبارک اور موئے مبارک کے ساتھ دفن کیا گیا تھا۔

ام المومنین حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا موئے مبارک کا دھوون مریضوں کو پلاتے اور شفا طلب کرتے بفضلِ تعالیٰ شفا ہو جاتی شہر کوفہ کے ایک تاجر کا تاریخی واقعہ ہے کہ اُسنے اپنے باپ کی ساری میراث کو ٹھکرا کر صرف موئے مبارک لے لیا پس اللہ تعالیٰ نے اُسکو ایسی برکت عطا فرمائی کہ اُسکی دین و دنیا سدھر گئی۔

برادرانِ اسلام ! قرآن کریم میں بھی انبیا علیہم السلام کے آثار اور آثارِ مبارک رکھنے کے صندوق کا بھی ذکر شریف موجود ہے لہٰذا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثارِ مبارک کی تعظیم اور آثارِ اولیاءُ اللہ کی تعظیم بھی باعث سعادت، رحمت اور برکت ہے۔ وما علینا الا البلاغ

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے

مُعجزات

لاکھوں صفات ہیں نہاں آپ کی پاک ذات میں
جلوۂ حق ہے آشکار آپ کے معجزات میں

برادرانِ عزیز! اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو کچھ نہ کچھ معجزات عطا فرمایا ہے کسی کو حسن و جمال اور جود ونوال عطا ہوا کسی کو یدِ بیضا دیا گیا اور کوئی تو مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان تمام معجزات کے ساتھ ساتھ آپ خود بھی سر تا پا معجزہ بن کر تشریف لائے یعنی آپ کی ہر ادا معجزہ تھی کسی نے کیا ہی اچھا کہا ہے ؎

حسن یوسف دمِ عیسیٰ موسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

برادران ملت! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہزارہا معجزات ہیں جن میں چند خاص خاص معجزات یہ ہیں
درخت اور پودے بلکہ پہاڑ اور پتھر بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و

آلہ وسلم کو سلام کرتے اور چلتے ہوئے آکر آپ کی خدمت کیا کرتے تھے۔ پرندے، چرندے اور درندے بھی آپ کی رسالت کا کلمہ پڑھتے تھے اور آپ کی تعظیم کرتے تھے اور کبھی کبھی آپ کو سجدہ بھی کیا کرتے تھے آپ کی مبارک انگلیوں سے ٹھنڈے اور میٹھے پانی کا چشمہ ابل پڑا جس کو سینکڑوں آدمیوں نے پیا اور وضو بھی کر لیا۔

آپ کے پسینے میں نادر و نایاب اور بے مثال خوشبو تھی۔ قرآن کریم آپ کا دائمی معجزہ ہے اور معراج شریف آپ کا عظیم معجزہ ہے

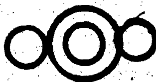
○ آپ کی مٹھی بھر کنکریوں سے جنگ میں فتح ہوگئی۔

○ آپ کے لعاب دہن سے آشوب چشم جاتا رہا بلکہ سانپ کا زہر اُتر گیا۔

○ آپ نے ایک پیالہ دودھ میں بیسوں بھوکے لوگوں کو پیٹ بھر کر دودھ پلا دیا پھر دودھ جیسے کا ویسا ہی رہا۔

آپ کے حکم سے مردے زندہ ہوگئے اور آپ کی انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور ڈوبا ہوا سورج دو مرتبہ پلٹ کر آگیا۔ اسی لئے کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

لاکھوں صفات ہیں نہاں آپ کی پاک ذات میں
جلوۂ حق ہے آشکار آپ کے معجزات میں









نحمدہ ونصلی علی نبی الکریم ؐ امابعد

فقد قال اللہ تعالیٰ فی القرآن العظیم

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واذکروا ھا

دم اللذات ٥

برادرانِ اسلام! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔ موت کو یاد کرنے سے گناہ کم اور نیکیاں زیادہ ہونے لگتی ہیں۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے تو اپنے صحن میں قبر کا نمونہ بنائے رکھے تھے۔ تاکہ قبر کی یاد ہمیشہ تازہ رہے چونکہ

ہر روز گھر کہتا ہے جاؤ جاؤ اور قبر کہتی ہے آؤ آؤ

برادران ملت! آیئے آپ اور ہم بھی کچھ دیر کیلئے موت کو یاد کریں۔

- یہ دنیا نہیں ہے کسی کی قیام گاہ ؛ جو ہے یہاں وہ تیر قضا کا نشانہ ہے
- لائی حیات آئے لے چلی قضا چلے ؛ اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے
- کیا ٹھکانہ ہے زندگانی کا ؛ آدمی بلبلہ ہے پانی کا
- سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں ؛ اس پر وہ مبتلا ہیں کہ جنکو نظر نہیں

موت ہے ہنگامہ آرائے قلزم خاموش میں ؛ ڈوب جاتے ہیں سفینے موت کے آغوش میں
جن کی نوبت کی صدا سے گونجتے تھے آسماں
آج ان کے مقبروں میں ہو کا وہاں کچھ بھی نہیں



موت کو نہیں کسی سے رشتہ داری
آج تیری باری تو کل میری باری



چلے لاشے کو جب لیکر کہا لاشے نے رو رو کر
چلے آؤ میرے پیچھے تمہارا رہنما میں ہوں



انسان کو چاہیئے کہ خیالِ قضا رہے
ہم کیا رہیں گے جب نہ رسول خدا رہے



ایہا الاخوان - این فرعون واین ہامان
این خاقان ابنِ خاقانِ وملکِ عمان ہ
فات الفوت و افن الموت کل من علیہا فان ہ
ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام ہ
فبای الاء ربکما تکذبان
وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین

موت

وارنٹِ گرفتاری یا محبوب کا پیغام

برادرانِ اسلام!

ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا لازمی ہے کوئی جاندار موت سے بچ ہی نہیں سکتا لیکن کوئی موت کے نام سے ہی لرزنے لگتا ہے۔ اور کوئی موت کے آنے سے خوش ہوتا ہے۔

بزرگانِ دین نے فرمایا کہ اپنے نیک اعمال سے موت کو محبوب کا پیغام بنالو یا برے اعمال سے وارنٹ گرفتاری بنالو۔ تاریخ اسلام کا مشہور واقعہ ہے کہ ایک بادشاہ جو اپنی حکومت کے نشہ میں اللہ تعالیٰ کو بھول کر رات دن نفسانی خواہشات میں ڈوب گیا اور اپنی جھوٹی شان دنیا کو دکھانے کیلئے اپنے شہر میں ہر روز بڑے کروفر سے جلوس کی شکل میں نکلا کرتا تھا۔

ایک روز بادشاہ جب بڑی آن بان شان سے بیچ شہر میں پہنچا تھا کہ یکایک موت کا فرشتہ آیا اور بادشاہ کو سنادیا کہ میں تیری روح لینے آیا ہوں۔ بس اتنا ہی سننا تھا کہ بادشاہ مارے ہیبت کہ تھرانے

لگا اور ہزار ہزار عاجزی سے کہنے لگا کہ میری پوری حکومت لے لے !!
اور مجھے چھوڑ دے۔ مجھے تھوڑی مہلت دیدے لیکن موت کا فرشتہ
اس کی عاجزی کو ٹھکراتے ہوئے فوراً روح قبض کر لیا۔ پس بادشاہ
شاہی لباس میں ہی ہاتھی پر سے گرا اور کتوں کی طرح ایڑیاں رگڑاتے
ہوئے سرے بازار بڑی ذلت کے ساتھ مر گیا۔

عزیزانِ اسلام !

یہ موت وارنٹ گرفتاری تھی اب ذرا اللہ والوں کا بھی حال
سنو۔ ایک اللہ والے بزرگ کے پاس حضرت عزرائیل علیہ السلام
پہنچے اور کہا کہ آپ کی موت کیلئے ابھی ۲ ہفتہ باقی ہیں۔ جو جو آرزوئیں
ہیں وہ تمام پوری کر لیجئے۔ یہ سنتے ہی وہ بزرگ نے برجستہ کہا
نہیں نہیں میں ۲ سکنڈ بھی اس دنیا میں رہنا نہیں چاہتا
چلو ابھی چلو میں میرے مولیٰ سے ملنے کیلئے ایک ایک قدم دن
بھی یہاں رہنا نہیں چاہتا۔

پس یہ موت محبوب کا پیغام ہے۔

نہیں قصہ یہ دل لگی کیلئے

بلکہ عبرت ہے آدمی کیلئے



معجزاتِ رسول اللہ ﷺ

قرآن و حدیث کے	حوالوں کے ساتھ	حوالے
سورج پلٹ کر آگیا	چاند دو ٹکڑے ہوگیا	قمر
مردے زندہ ہو گئے	درختوں نے اطاعت کی	طبرانی
کنکروں نے کلمہ پڑھا	پہاڑوں نے رقص کیا	ابونعیم
معراج عظیم معجزہ ہے	قرآن دائمی معجزہ ہے	طحاوی
ابر سایہ کرتا تھا	آپ کا سایہ نہیں تھا	بیہقی
انگلیوں سے چشمہ ابل پڑا	بارش برستی تھی	بخاری
غیب کا حال بتاتے ہیں	دلوں کا حال جانتے ہیں	حجرات و
پسینہ میں خوشبو ہے	جانور گواہی دیتے تھے	بنی اسرائیل
شجر حجر سلام کرتے تھے	کھانا تسبیح کرتا تھا	ترمذی
نورِ محمدی ہر زمانے میں جلوہ گر ہوا		خصائص کبریٰ